تفسیر قرآن 12

22 Dec. 19

رب

رب کا معنیٰ

root = رب => تربیت کرنا => یعنی ایک شئے کو ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیل کرنا۔ یہاں تک کہ حد کمال و تمام تک پہنچانا

e.g) اولاد کی تربیت: یعنی اس کے لئے نفع والی چیز مہیا کرنا اپنے resources کے مطابق کمال تک پہنچانا

حرف رب -> بغیر اضافہ کے آئے تو: صرف خدا کے لئے استعمال ہوتا ہے
اور اگر اضافہ کے ساتھ آئے تو غیر خدا کے لئے استعمال ممکن ہے
e.g) رب الدار: گھر کا رب / رب السفینہ (کشتی کا رب)

رب کے مختلف معنیٰ

بیان کیا جاتا ہے کہ رب کے اور بھی معنیٰ ہیں
• سید • الٰہ • مالک • منعم کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے
لیکن بظاہر 'رب' تربیت والے معنوں میں ہی آتا ہے کیونکہ:
جس بھی معنے میں آئے تربیت کا معنیٰ اس میں پوشیدہ ہے:

e.g) الٰہ: اللہ خالق ہے - انسان کو ایک حال سے دوسرے حال تک، کمال تک تبدیل کرتا ہے
پس اس عنوان سے رب بمعنیٰ الٰہ یہاں مربی کے لئے آیا ہے

e.g) مالک / آقا => اس کے تصرف میں ہوتا ہے غلام اور اپنے عبد کو وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف تبدیل کرتا ہے - تا حد کمال پہنچانے کی کوشش کرتا ہے

توحید در ربوبیت

توحید کی مختلف اقسام ہیں
- در عبادت
  - در اطاعت
  - در امر و حکم
  - در ربوبیت
- در ذات
- در خالقیت

Scanned by CamScanner

- توحید در ربوبیت یعنی : صرف حقیقی پروردگار ذاتِ خدا ہے
تمام پرورش اور ربوبیت ذاتِ خدا کی طرف پلٹ جاتی ہے

العالمین

- Meaning

عالم = singular

ایک ہی نوع کے افراد جمع ہو جائیں = عالم

(جیسے لفظِ قوم = چند لوگ جمع ہو جائیں)

عالم کا plural (ون / ین) یا کے اضافے سے plural کیا جاتا ہے

- استعمالات :

عالم دنیا = دنیا کا عالم، عالم الرجال = مردوں کا عالم، عالم ذر ~~عالم~~

عالم الآخرۃ = آخرۃ کا عالم، عالم النساء = عورتوں کا عالم

eg) سیدۃ النساء العالمین - لقبِ سیدۃ زہرا (سلام اللہ علیہا)

- عالم کے متعدد ہونے کے بارے میں روایات :

ہمارے سامنے جو عالم ہے - کیا ایک ہی عالم ہے ؟

- کیونکہ عالموں آیا ہے (plural) روایات اور آیات میں

- اور کثرتِ روایات بتاتی ہیں کہ عالم ایک سے زیادہ ہیں

روایات

① امام باقر علیہ السلام : لَعَلَّكَ تَرَىٰ اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا خَلَقَ هٰذَا الْعَالَمَ الْوَاحِدَ اَوْ تَرَىٰ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ بَشَرًا غَيْرَكُمْ

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ صرف یہی ایک عالم ہے، یا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہارے علاوہ

خدا نے کوئی اور بشر خلق نہیں کیا؟

راوی: ملی واللہ

آخر ذلک العوالم

امام (علیہ السلام) لقد خلق الف الف عالم و الف الف آدم و انت فی

خدا نے ہزار ہزار عالم اور ہزار آدم خلق کئے ہیں اور تم ان عوالم میں سب سے آخر میں ہو۔

② (حفا نظر شیخ صدوق:)

ان علم عالم المدینہ ینتھی لا حیث لا ؟ الامثر و یسجر الطیر

جو مدینہ کے عالم (خود امامؑ) کا علم جو ہے وہ اس جگہ پہنچتا ہے کہ جہاں نہ کوئی اثر ہے نہ پرندہ پر مار سکتا ہے

وہ یعلم ما فی لھذہ الواحدہ مابیرۃ الشمس

اور وہ پلک جھپکنے میں سورج کی رفتار (speed of light) کی تیزی سے جانتا ہے وہاں کے حالات کو اور بارہ خشکی اور 12 سمندر کو اور 12 عالم کو وہ cross کر جاتا ہے (پلک جھپکنے میں) (مفہوم روایات)

③ امام صادق (علیہ السلام) ان اللہ عزوجل اثنا عشر الف عالم کل

عالم منھم اکبر من سبع سماوات و سبع ارضین ۔۔۔

خدا کے 12000 عالم ہیں، ہر عالم 7 آسمان و 7 زمین سے بڑا ہے اور خدا کے اس کے علاوہ عالم ہیں اور میں سب پر حجت بھی ہوں

(انوار الثقلین)

④ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: عقبۃ آدم (یہ زمین) کے بارے میں ۔۔۔ وللہ عزوجل فتات کثیرۃ ۔۔۔

امام(ع):۔۔۔ خداوند متعال کے اور بھی بہت سے ایسے عالم ہیں

خدا کے ایسے 99 اور عالم ہیں۔ جس میں مخلوقات خدا ہیں جو خدا کی پلک جھپکنے کے لئے بھی معصیت نہیں کرتے ہیں

اور انہیں کچھ نہیں معلوم کہ آدم اس دنیا میں آیا یا نہیں

اور وہ فلاں فلاں سے برائت کرتے ہیں

(تفسیر برہان)

Scanned by CamScanner

راوی نے سوال کیا: کیسے برائت کریں جب یہاں کے لوگوں کے بارے میں نہیں پتہ؟

امام علیہ السلام: تم ابلیس کو پہچانتے ہو؟ کہا: ہاں، دوستوں کے ذریعے سے

امام (ع) اس عالم میں رہنے والوں کو بھی امر کیا گیا کہ ان سے برائت و لعنت کریں۔

(5) امام باقر (علیہ السلام) سے جابر بن یزید جعفی:

ایسے چالیس اور سورج ہیں۔ ایک سے دوسرے کے درمیان 40 سال کا فاصلہ ہے جس میں مزاکی مخلوقات رہتی ہیں، انہیں نہیں پتہ کہ آدم کا کوئی وجود ہے یا نہ اپنی شہر کی مکر کس طرح انجام کیا گیا ہے کہ ہر اوقات میں فلاں فلاں کو لعنت کریں

(6) امام زین العابدین (علیہ السلام) نے ایک شخص سے کہا تم کون ہو؟

اس نے کہا: ستاروں کا علم رکھنے والا۔

امام (ع): میں ایک شخص کے بارے میں بتاؤں کہ جو جب سے تم یہاں آئے ہو چودہ عالم کی سیر کرکے آیا ہے کہ ہر عالم تمہاری دنیا کے 3 برابر ہے اور اس نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی ہے

راوی: وہ کون؟ امام (ع): میں۔ اور اگر چاہے تو تمہیں بتا دوں کہ تم نے کیا کھایا ہے، کیا گھر میں ذخیرہ کیا ہے

(شیخ مفید - کتاب الاختصاص)

مالک یوم الدین

مالک

اگر آپ کی کوئی چیز ہے تو: وہ مملوک، آپ مالک، دونوں کا رشتہ = مالکیت

Scanned by CamScanner

(ملکیت کے اقسام) > اعتباری
(آغا جی کے مطابق) > حقیقی

- اعتباری = supposed

- اگر ہم کچھ خریدیں — وہ ہماری ملکیت میں آ گئی دکاندار کی ملکیت سے
- اس میں درحقیقت کوئی چیز باقاعدہ نہیں ہوئی بلکہ ملکیت transfer اعتبار کیا
- کیونکہ صاحبان عقل کا طریقہ کار ہے کہ کچھ ذرائع سے ملکیت transfer ہو سکتی ہے — یہ صاحبان عقل نے قانون بنایا ہے دنیا کا نظام چلانے کے لئے
- اسے مجازی بھی کہا جاتا ہے / یا فرضی

- حقیقی =>

- خدا جس نے عدم سے اشیاء کو وجود دیا = اس کا وہ مالک حقیقی ہے
- اس کے علاوہ ہر انسان اپنی مملوک کا مالک اعتباری ہے
- دو چیزیں ملکیت کو حقیقی بناتی ہیں
  - عدم سے وجود میں آنے میں وہ محتاج ہو (خدا کا)
  - باقی رہنے کے لئے بھی (خدا کا) محتاج ہو
- خدا کا ایک لقب ہے قیوم میت / قائم (ہر چیز کو وجود میں برقرار رکھنے والا)
- قرآن: (47:38) واللہ الغنی وانتم الفقراء (خدا غنی ہے اور تم لوگ فقراء ہو)
- یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ الغنی الحمید۔ (اے لوگو! تم فقیر (ہر آن محتاج خدا کے فیض کے) ہو (خدا کی طرف) اور خدا غنی اور حمید ہے)

یوم الدین

- روز جزاء اور روز حساب
- مالک یوم الدین = خدا کے control میں ہے قیامت کا میدان

(ائمہ (ع) حساب کریں گے ...)

Scanned by CamScanner

مسلکِ شیعہ اہل بیت (علیہم السلام) لیں گے ٹکراؤ نہیں ہے مالک یوم الدین سے
کیونکہ خود ائمہ ورفی الطی کا مرکز ہیں - اور یہ خدا ہی کہ اختیار میں
حساب کریں گے ، اور خدا ہی یہ ان کے سپرد کیا ہوگا۔

الحمد میں 'ال' استغراقی ہے پر دلائل

← آغا تبا تبائی (دلائلِ نقلی ← کچھ آیات)

① (غافر: 62) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
(یہ تمہارا رب ہے جو ہر شئ کا خالق ہے)
← ہر وہ جس پر شئ کا اطلاق ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے

② (سجدہ: 7) الَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ
(وہ خدا جس نے ہر چیز کو احسن طریقے سے خلق کیا ہے
← تمام مخلوقات خدا کی خلق کردہ ہے اور تمام اچھی ہے (یہ نتیجہ نکالا ہے)
حمد => اچھے کام (اختیاری) پر کی جاتی ہے
پس ساری کی ساری حمد خدا کے لئے ہو گئی۔

← آغا خوئی ← (دلائلِ عقلی)

① کسی بھی کام کا اچھا ہونا کام کرنے والے کے حسن سے آتا ہے
(جو: زیادہ تجربے والے شخص کو کام کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے - تاکہ عمل بہتر ہو)
اور خدا کامل مطلق ہے - کسی قسم کا اس میں نقص نہیں
پس خدا کا کام بھی بغیر نقص ہو گا
جبکہ غیر خدا جن کی ذات میں عیب و نقص موجود ہے کا کام بھی نقص والا ہو گا
• امام جعفر صادق (علیہ السلام) : میرے والد کا خچر کھو گیا
امام نے کہا کہ اگر خدا نے پلٹا دیا تو خدا کی مکمل حمد انجام دوں گا جس سے خدا راضی ہو جائے گا

کچھ دیر بعد خچر لگام و زین کے ساتھ واپس آ گیا۔ امام ؑ نے سر کو آسمان کی طرف کر کے کہا: "الحمد للہ"

پھر امام (علیہ السلام) نے فرمایا: میں نے اللہ کی حمد میں کچھ نہ چھوڑا اور ساری کی ساری حمد خدا اس میں داخل ہو گئی ہے

NOTE => امام کا اشارہ اسی طرف ہے کہ (اس طرح تمام حمد شامل ہے۔ کہ 'ال' استغراقی ہے)

• ایک اور روایت: خدا کسی کو جب بھی نعمت دے بڑی / چھوٹی اور وہ 'الحمد للہ' کہے تو اس نے حقِ شکر ادا کر دیا

Scanned by CamScanner